Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۲ آنے

۱۷ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۴ امان ۱۳۳۱ھش ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۳

ڈھاکہ میں نئے خودکار ٹیلیفون ایکسچینج کا افتتاح

ڈھاکہ ۱۲ مارچ۔ مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خاں نون نے آج چاٹگام میں نئے خودکار ٹیلیفون ایکسچینج کا افتتاح کیا۔ اس ایکسچینج میں ایک ہزار لائنیں ہیں۔ بعد میں دو ہزار لائنوں تک اس کی توسیع کی جا سکے گی۔ اس کی تکمیل پر ساڑھے ۹ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس کی تمام مشینیں پاکستانی ماہروں نے نصب کی ہیں۔ چاٹگام کے پرانے ایکسچینج میں ۴۰۰ لائنیں تھیں۔ ڈھاکہ میں بھی ۲۰۰۰ لائنوں کا ایک خودکار ٹیلیفون ایکسچینج قائم کرنے کے لئے ضروری مشینوں کا آرڈر دیدیا گیا ہے۔ اس وقت ڈھاکہ اور کراچی کے درمیان تار اور ٹیلیفون کی ایک ایک لائن ہے۔ اب اس بات کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ تار کی تین اور ٹیلیفون کی دو لائنیں کام شروع کر دیں اسی طرح تار اور ٹیلیفون کے ذریعہ دنیا کے اہم مقامات سے ڈھاکہ کا رابطہ قائم کرنے کے لئے نئے ٹرانسمیٹر خرید لئے گئے ہیں۔ اس سکیم کی تکمیل پر ۴ لاکھ روپیہ صرف ہوگا ——— ملک فیروز خاں نون گورنر مشرقی بنگال ٹیلیفون ایکسچینج کا افتتاح کرنے کے بعد آج شام چاٹگام سے ڈھاکہ واپس پہنچ گئے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۱ مارچ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اچھی ہے۔ مگر آج کچھ پیچش کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۳ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج ہلکا سا ٹمپریچر ہے اور دل میں گھبراہٹ بھی ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۱ مارچ سیدہ ام وسیم صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا مولوی فاضل کا امتحان شروع ہونے والا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب انہیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ڈھاکہ ہائیکورٹ کا ایک جج مشرقی بنگال کے فسادات کے سلسلے میں پولیس فائرنگ کی تحقیقات کریگا

ڈھاکہ ۱۳ مارچ۔ گذشتہ مہینے ڈھاکہ کے فسادات کے سلسلے میں پولیس نے جو فائرنگ کی تھی۔ ڈھاکہ ہائیکورٹ کا ایک جج اس کی تحقیقات کرے گا۔ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اس کو نامزد کریں گے۔ آج شام حکومت مشرقی بنگال کے ایک پریس نوٹ میں اس امر کا اعلان کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جس جج کو تحقیقات کے لئے نامزد کیا جائے گا وہ اس امر کا جائزہ لے گا۔ کہ کیا پولیس فائرنگ ضروری تھی۔ نیز یہ کہ صورت حال پر قابو پانے کے لئے پولیس نے جو طاقت استعمال کی وہ مناسب تھی یا اس حد سے زیادہ تھی۔ جتنی کہ استعمال کرنی چاہیئے تھی۔ پریس نوٹ میں مزید اعلان کیا گیا ہے کہ اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو تحقیقات خفیہ کی جائے گی۔ جج کو اس امر کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ اگر ضروری سمجھے تو تحقیقات بند کمرے میں کرے۔ تحقیقات شروع کرنے کی تاریخ بھی جج خود مقرر کریگا۔ پریس نوٹ میں یقین دلایا گیا ہے کہ اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ تحقیقات جلد سے جلد مکمل ہو جائے۔

پاکستان پارلیمنٹ میں نئے سال کا بجٹ ہفتہ کے روز پیش ہوگا

کراچی ۱۳ مارچ۔ کل سے پاکستان پارلیمنٹ کا بجٹ سیشن شروع ہو رہا ہے۔ کل کے اجلاس میں شاہ جارج ششم آنجہانی کی وفات پر تعزیتی قرارداد منظور کی جائے گی۔ اس کے بعد کوئی مزید کارروائی کے بغیر اجلاس پرسوں تک ملتوی کر دیا جائے گا۔ ہفتہ کے دن وزیر خزانہ جناب محمد علی ۵۳-۱۹۵۲ء کا بجٹ پیش کریں گے۔ اسی روز وہ شام کو ساڑھے سات بجے بجٹ کے تخمینہ جات پر ریڈیو پاکستان سے تقریر نشر فرمائینگے آج تیسرے پہر کراچی میں پاکستان پارلیمنٹ کی مسلم لیگ پارٹی کا ایک گھنٹے تک جلسہ ہوا۔ پارٹی کا اجلاس اتوار کو پھر ہوگا۔

سرحد میں جوڈیشل کمشنر کی عدالت کو چیف کورٹ کا درجہ دیدیا گیا

پشاور ۱۳ مارچ۔ سرحد اسمبلی نے جوڈیشل کمشنر کی عدالت کا درجہ بڑھا کر اسے چیف کورٹ کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج اس سلسلہ میں متفقہ طور پر ایک بل منظور کیا گیا۔ اب چیف کورٹ کی حیثیت میں یہ صوبے کی سب سے بڑی دیوانی اور فوجداری عدالت ہوگی۔ موجودہ جج بدستور کام کرتے رہیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو بعد میں ان کی تعداد بڑھا دی جائے گی۔

ڈاکٹر گراہم کل نئی دہلی روانہ ہو سکے

کراچی ۱۳ مارچ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم کو آج ایک دن کے لئے نئی دہلی روانگی ملتوی کرنا پڑی۔ جس جہاز میں انہوں نے سفر کرنا تھا وہ روانہ نہ ہو سکا۔ اب وہ کل صبح نئی دہلی روانہ ہوں گے۔

کمیونسٹ الزام کی تحقیقات

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ بین الاقوامی ریڈکراس نے کمیونسٹوں کے اس الزام کی تحقیقات کرنا منظور کر لیا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں شمالی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

قربِ منزل

— از مکرم نسیم سیفی صاحب —

ترے کرم سے مجھے یقیں ہے قریبِ منزل پہنچ گیا ہوں
کہ دِل جھکا جا رہا ہے سجدے میں بیخود و بیقرار ہو کر

ترے سوا اور کون جانے مرے سکوتِ الم افزا کو
تجھی کو پہنچے گی یہ خموشی مرے جنوں کی پکار ہو کر

یہ بات کیا ہے کہ بے رخی کو ادا کی حد سے بڑھا رہے ہو
تم اور پھر تم جو مجھ سے پوچھو تو اتنے الفت شعار ہو کر

ہوں اپنے ذوقِ نظر پہ نادم نہ مجھ کو اقرارِ جرم ہو کیوں
کہ اپنے جلووں پہ ناز کرنے لگے ہیں وہ آشکار ہو کر

ستم ظریفی تو کوئی دیکھے مرے تجسس پہ خندہ زن ہیں
وہ جس قدر چاہتے ہیں ہنس لیں مگر ہنسیں ہوشیار ہو کر

اُفق پہ ان سرخیوں سے مطلب؟ یہ کوئی پیغام تو نہیں ہے
یہ آسماں کیوں دہک اٹھا ہے کہیں کہیں سے شرار ہو کر

نسیمؔ انہیں کی نگاہِ اول کھٹک رہی ہو نہ آج تک بھی
کبھی کبھی ہوک سی جو اٹھتی ہے دل میں لطف و قرار ہو کر

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک یا مولوی فاضل محررین کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۲۰ مارچ تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے لئے انہیں بعد میں بلایا جائیگا۔

صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی اسامیاں کمیشن کے منتخب امیدواروں سے پُر کی جائیں گی۔ جنہیں ایک سال امتحانی زمانہ میں ۵۰ روپے تنخواہ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملیگا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں مستقل ہوں گے۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل ایڈریس (۲) ولدیت (۳) قومیت (۴) تعلیمی قابلیت معہ نقل سرٹیفکیٹ (۵) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۶) سابقہ تجربہ (بصورت ملازمت) اگر ہو (۷) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۸) سابقہ چال چلن دیانت اخلاص اخلاق اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۹) متفرق قابل ذکر امور (۱۰) بزرگان سلسلہ کی سفارش (ناظر بیت المال ربوہ)

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

— وکیل المال تحریک جدید —

ضروری اطلاع

(۱) مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید سلسلہ کے کام کے تعلق میں مورخہ ۱۱/۳/۵۲ سے لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں (۲) ۹/۳/۵۲ کو ضلع لائلپور کی ۳۱ جماعتوں کے کارکن مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی تحریک پر معہ مبلغین ضلع مسجد احمدیہ لائلپور میں جمع ہوئے اور دو اجلاس منعقد کئے۔ اور ایک ضلعوار انتظام کے ماتحت۔ اور دوسرا اجلاس تبلیغی اور تربیتی کام کا جائزہ لینے کی غرض سے کارکنوں نے تبلیغ اور نشر و اشاعت کا لائحہ عمل تجویز کیا اور سابقہ طریق عمل میں جو نقص ہیں وہ دور کرنے کا وعدہ کیا۔ اس موقعہ پر شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائلپور اور ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے تقاریر کیں۔ اس اثنا میں مبلغین کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ ۱۴/۳/۵۲ بروز جمعہ احمد نگر میں بھی اسی قسم کا ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ جس کے لئے مقامی جماعت نے زیر قیادت مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ انتظام کیا ہے۔ آئندہ ۱۶ مارچ کو اسی قسم کا اجلاس سرگودھا میں ہونا تجویز ہوا ہے۔ تاکہ وہاں کی جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا (ضلع) اس اجلاس میں شریک ہو سکیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

(بقیہ صفحہ ۳)

یہ ہے کہ پاکستان کے سیاسی مولوی دستور سازی کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک بنے ہوئے ہیں"۔

مودودی صاحب کے اقامت دینی بھانڈوں کو یہ شریفانہ طرز کلام پسند نہیں آئی۔ اور "تسنیم" ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء میں اس پر ایک "نقل" کر ڈالی ہے۔ مگر ابھی پر بس نہیں کی۔ بلکہ یہی بات جو ہم نے شریفانہ انداز میں شریف لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہی تھی ایک دوسرے بھانڈ کی طرف سے بھانڈوں کی اصل "بولی" میں "تسنیم" کی اسی اشاعت میں شائع کرکے نمونہ بھی دکھایا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کو سمجھانا ہو۔ تو ان کی بولی میں بات کریں۔ چنانچہ نعیم صدیقی صاحب "ایک ادبی طنز" لکھتے لکھتے فرماتے ہیں۔

"پھر اچانک کاغذات کا ایک پلندہ (اساسی دستور۔ ناقل) سامنے لایا گیا جس کے کچھ اوراق برطانیہ سے اور کچھ امریکہ سے اور کچھ ہندوستان سے لنکا گئے تھے۔ منبر پر کھڑے ہو کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اعلان کیا گیا۔ کہ یہ اس مسجد کا قرآن سیاست ہے۔ اس پر بہت شور مچا اور ملاؤں نے اتنا ہنگامہ برپا کیا کہ قرآن سیاست کو اعلاں چی نے چپکے سے جیب میں رکھ کر کہا اچھا ذرا دیر اور ٹھہر و ہم اس پر نظر ثانی کرتے ہیں"

یقیناً اب تو مودودی صاحب بھی ہماری بات سمجھ گئے ہوں گے۔ کیونکہ ان کی دلپسند بولی میں کہی گئی ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر دستور ساز اسمبلی ان ملاؤں سے ڈر ڈر کر اسی طرح دستور جیب میں رکھتی رہی تو قیامت تک دستور بن چکا۔ جب کبھی وہ دستور بنا کر پیش کریگی سیاسی ملاں اسی طرح شور مچائیں گے۔ اور مودودی صاحب کے بھانڈ اسی طرح ادبی طنز نگاری کرتے رہیں گے۔ اور "نہ مانوں" کی رٹ لگاتے رہیں گے۔

درخواست دعا

(۱) ہمارے محترم بھائی مولوی علی اکبر صاحب مبلغ مشرقی پاکستان بڑی محنت اور خلوص سے کام کرنے والے ہیں۔ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ خدا کے فضل سے ان کی تبلیغ کے ہمیشہ ہی نہایت شاندار نتائج رہے ہیں۔ آج کل بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ احباب اپنے اس مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

(۲) محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کو دو روز سے سانس کی تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

احمد حسین کاتب الفضل لاہور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء

کربلائیست سیر ہر آنم

احراری مولوی بھولے بھالے سنیوں اور شیعوں کو احمدیت کے خلاف بھڑکانے کے لئے کہتا ہے۔

"دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) نے حسین کی کتنی توہین کی ہے۔ کہ اس نے کہا ہے ؎

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

حسینؓ کی توہین کرنے والا شقی ہے۔ مگر جو احمدی ہو کر آپ کی توہین کرتا ہے۔ وہ دوسروں سے بھی بڑھ کر شقی ہے۔ کیونکہ آج اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہید ہونے کا درجہ جو ایک احمدی جانتا ہے وہ دوسرے نہیں جان سکتے۔ آج ایک احمدی ہی جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہید ہونا کیا مقام رکھتا ہے۔ جن لوگوں کی انگلی میں بھی خدا تعالےٰ کے نام پر کبھی چیر تک نہیں آیا۔ وہ فی سبیل اللہ شہادت کا مرتبہ کیا جان سکتے ہیں؟ ان کو کیا علم ہے کہ شہید کا مقام کیا ہے؟ لیکن آج ایک احمدی ہی جانتا ہے دوسرا کوئی نہیں جانتا کہ حق کے نام پر مرنا۔ سنگسار ہونا کیا ہوتا ہے۔ ہاں سنگسار ہونا! جب منصور کو سنگسار کیا جا رہا تھا تو گویا چاروں طرف سے پتھر برس رہے تھے۔ مگر وہ حق مست خاموشی سے برداشت کر رہا تھا۔ شبلیؒ بھی کھڑے تھے۔ مگر آپ نے پتھر نہ مارا انہیں مجبور کیا گیا تو ایک پھول دے مارا۔ منصور چلا اٹھے اور دردناک آہ ماری۔ شبلیؒ نے پوچھا بھئی یہ کیا؟ کہا "تم رازدار تھے تمہارا پھول پتھر سے زیادہ سخت لگا ہے۔"

اس لئے اگر کوئی احمدی حسینؓ کی توہین کرے تو وہ دوسروں سے زیادہ شقی ہے۔ کیونکہ وہ رازدار ہے۔ جو رازدار نہیں ہیں وہی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے حسینؓ کی نعوذ باللہ توہین کی ہے۔

کیا یہ توہین ہے؟ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں ہر لمحہ درد محسوس کرتا ہوں۔ دکھ کا نشتر میری رگ رگ میں ہر وقت پیوست رہتا ہے۔ اس لئے میری ہر ساعت کربلا ہے۔

حسینؓ کا غم کھانے والو۔ حسینؓ کے نام پر ماتم کرنے والو۔ عشرہ محرم منانے والو انصاف کرو۔ کیا ہر آن کربلا میں رہنے والا حسینؓ کی توہین کرتا ہے؟

آخر حسینؓ پر آپ کیوں روتے ہیں؟ اسی لئے نا؟ کہ کربلا اس پر گزری آپ کا عزیز ترین تصور حسینؓ اس کے سوا اور کیا ہے؟ کیا آپ اس کربلائی حسینؓ کو اپنے گریبان میں رکھنا نہیں چاہتے۔ اس کے درد کو کلیجے سے لگائے رکھنا پسند نہیں کرتے؟ اگر چاہتے ہیں اگر پسند کرتے ہیں تو اس شخص کا تصور بھی کیجئے جو کہتا ہے ایک حسینؓ کیا میں سو حسینؓ اپنے گریبان میں رکھتا ہوں۔ اگر آپ ایک غم کھاتے ہیں تو میں سو غم کھاتا ہوں۔ کیا یہ حسینؓ کی توہین ہے؟

حسینؓ کی توہین کرنے والا شقی ہے۔ اور اگر کوئی احمدی کہلا کر حسینؓ کی توہین کرتا ہے۔ تو وہ دوسروں سے بڑھ کر شقی ہے۔ اس لئے کہ ایک احمدی حسینؓ کی طرح دین پر قربان ہونے کا مقام جانتا ہے

محض خیالی طور پر نہیں بلکہ حقیقی طور پر۔

آپ حسینؓ پر روتے ہیں۔ آپ کے غم میں لوہے کی زنجیروں سے پیٹ پیٹ کر چھاتیاں اور پیٹھیں لہولہان کر لیتے ہیں۔ غش کھا جاتے ہیں۔ بھوک اور پیاس کا غم سہتے ہیں۔ سال بھر میں کئی کئی مجالس ماتم برپا کرتے ہیں۔

آپ میں سے بہت سے حسینؓ کی صلبی اولاد کہلاتے ہیں۔ اور حسینؓ کے وارث کہلاتے ہیں۔ ہم ان سے ان کی وراثت چھیننا نہیں چاہتے۔ اللہ تعالےٰ ان کو یہ وراثت مبارک کرے۔ لیکن آپ ہی کے آباؤ اجداد میں سے بہتوں نے حسینؓ کی طرح دین کے لئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ کیا وہ واقعی حسینؓ کے حقیقی وارث نہیں؟ وہ حسینؓ کے یقیناً حقیقی وارث تھے۔ انہوں نے حق کے لئے حسینؓ کی طرح اپنی جانیں نذر کیں۔

خدارا انصاف سے بتایئے حسینؓ کا سچا وارث کون ہے؟

وہ جو حسینؓ کی صلبی اولاد کہلاتا ہے؟
یا
وہ جو حسینؓ کی طرح حق کے لئے جان نذر کرتا ہے؟

ابھی صرف ستائیس اٹھائیس سال ہوئے ہیں۔ امیر کابل نے اعلان کیا کہ میرے ملک "افغانستان" میں ہر طرح کی مذہبی آزادی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحقیقات فرمائی۔ اور افغانستان کے ذمہ دار حکام سے تصدیق کی۔ اور نعمت اللہ خان کو کابل تبلیغ کے لئے بھیجا۔

اس کے بعد کیا ہوا ذیل کا خط ملاحظہ فرمایئے۔

"اما بعد عرض یہ ہے کہ یہ کمینہ داعی اسلام ۲۳ روز سے توقیف خانہ میں قید ہے جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے ہیں۔ اور صرف ایک حصہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور کسی کے ساتھ بات کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ جب میں وضو اور طہارت کے لئے جاتا ہوں تو ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ خادم کو قید خانہ میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھڑیوں میں تبدیل کر چکے ہیں لیکن جس قدر بھی اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیتا جاتا ہے .... علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دے دیں تا وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں۔ الٰہی اپنے نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخش اور قتل ہونے سے نجات دے۔ بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان کر۔

پس اگر قضائے الٰہی میں خاکسار کی موت مقدر ہے تو عرض ہے کہ براہ کرم و مہربانی حقیر خادم نابکار کا کتبہ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائے۔ خادم کا نام (عمر ۳۴ سال والد کا نام امان اللہ ضلع پنجشیر تحصیل رخہ موضع خوجہ) میرے احمدی بھائی آگاہ رہیں کہ خاکسار کی موت سے نہ ڈریں۔ اس وقت آزادی کی نسبت قید خانہ میں ہزارہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں کہ موت سے مجھے کروڑہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہوگی۔

اس وقت تک کہ ایک مہار کا دن ہے دو دفعہ خاکسار کا بیان لیا گیا ہے۔ سنا ہے کہ میری کتابیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں میں نہیں جانتا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا منظور ہے۔"

فقط والسلام ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۲ھ
خاکسار نعمت اللہ احمدی از قید خانہ

سنگساری! سنگساری!!

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ۳۱ اگست بعد از نماز عصر بروز اتوار بمقام شیر پور (چھاؤنی کابل) سنگسار کیا گیا۔

شہید مرحوم کو مرتد کرنے کی ازبس کوشش کی گئی۔ لیکن اس کوہ وقار کو ایمان سے متزلزل نہ کر سکے۔ آخر اتوار کو ظہر کے وقت بازاروں میں شہید مرحوم کو پھرا کر اور محض احمدی عقائد رکھنے کے سبب سنگسار کرنے کی تشہیر کر کے عصر کے وقت شہید کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

شہید مرحوم نے آخری وقت دو رکعت نماز پڑھی اس کے بعد پھر اسے اپنے عقائد حقہ بدلنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن اس نے قطعاً انکار کر دیا۔ اس پر

اسے زمین میں گاڑ کر اتنے پتھر مارے گئے کہ جسم مبارک ان کے نیچے چھپ گیا۔ شہید کی لاش ورثا کو دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اور اس پر پہرہ لگا دیا گیا۔

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۴ء)

یہ واقعہ امیر امان اللہ خان کے عہد کا ہے۔ اس سے پہلے امیر عبد الرحمٰن نے عبد الرحمٰنؓ احمدی کو اور امیر حبیب اللہ خان نے صاحبزادہ عبد اللطیفؓ احمدی کو اسی طرح سنگسار کرایا۔ پھر امان اللہ خان نے عبد اللہؓ احمدی اور نور علی احمدی دوکانداروں کو شہید کیا۔

انتقام ہم نے نہیں لیا۔ نہ ہم نے ماتم کئے نہ روئے پیٹے۔ مگر انتقام لیا گیا۔ یہ خاندان تباہ ہو گیا۔ پانچ معصوموں کا خون اس کے سر پر سوار تھا۔ کیا احمدی حسینؓ کی توہین کرتے ہیں حسینؓ کے نقش قدم پر چل کر حق کے لئے سنگسار ہو جانا کیا حسینؓ کی توہین ہے؟ آپ تو ہر سال حسینؓ کا ماتم کرتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کیا حسینؓ کی تقلید میں حق کے لئے جان نذر کرنے والا کبھی حسینؓ کی توہین کر سکتا ہے؟

ابھی کل ہی موضع "گمبٹ" ریاست خیرپور میرس سندھ میں ایک دشمن اسلام نے ایک احمدی کو چھری مار کر شہید کر دیا ہے۔ راولپنڈی اوکاڑہ کے واقعات تو آپ کو یاد ہی ہوں گے۔ اور کوئٹہ میں تین سال ہوئے میجر محمود احمد کو شہید کیا گیا۔ کیا ایسے لوگ حسینؓ کی توہین کر سکتے ہیں؟

بھانڈا را بھانڈے فہمد

ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔

"ہماری دانست میں تاخیر کی اصل وجہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

احرار کی پاکستان دشمنی

(از مکرم فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم۔اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۱) مجلس احرار کی گذشتہ تاریخ

کون نہیں جانتا کہ قیام پاکستان سے پہلے مسلمانوں کا ایک طبقہ بڑی شدت کے ساتھ کانگرس کی حمایت اور مسلم لیگ کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ یہی وہ طبقہ تھا جس کے بل بوتے پر کانگرس ہمیشہ اپنی بین الملل نمائندہ حیثیت کا ڈھونگ رچاتی رہی اور بیرونی ممالک میں اپنے مطالبات کو تقویت دینے کے لئے مسلمانوں کے اس بے راہ اور فی الواقع مسلمان دشمن طبقہ کی نام نہاد حمایت کو بطور ایک مؤثر ہتھیار کے استعمال کرتی رہی۔ مطالبۂ پاکستان کو ناکام بنانے کی ان کوششوں میں مجلس احرار نے کانگرس کے دستِ راست کا کام دیا اور دراصل مسلمانوں کی یہی ایک ایسی منظم جماعت تھی۔ جو مسلمانوں کو تباہ کرنے کے ہر کانگرسی منصوبے کی صرف زبانی حمایت ہی نہیں۔ بلکہ کانگرس کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر مسلمانوں کو اپنے ساتھ شامل کرکے کانگرس کی حمایت پر اکسانے کے لئے (سوائے اپنی جیب سے روپیہ خرچ کرنے کے) اپنی تمام تر کوششیں صرف کرتی رہی۔ ظاہر ہے کہ مجلس احرار کا کانگرس کی حمایت کرنا کانگرس کے مفاد کی خاطر احرار لیڈروں کا سارے ملک میں دورے کرنا۔ اخبارات شائع کرنا۔ کتابیں۔ اشتہار اور پمفلٹ وغیرہ چھاپنا اور جیلوں کی صعوبتیں جھیلنا (بالخصوص اس صورت میں جبکہ تمام مسلمان قوم پاکستان کے مطالبہ پر متفق تھی) سوائے کسی دنیاوی غرض کے نہیں ہو سکتا۔ اگر مجلس احرار نے کانگرس کی صرف حمایت ہی کی ہوتی۔ تو ہم اس کے ارادوں کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھنے پر حق بجانب قرار نہیں دیئے جا سکتے تھے۔ مگر ساری کی ساری قوم کی مخالفت اور وہ بھی (active opposition) ایک ایسے معاملے میں کہ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ایک الگ مملکت مل رہی تھی۔ کسی دنیاوی لالچ اور طمع کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مثال کے طور پر سکھوں کے مفاد کو بیچ کر ماسٹر تارا سنگھ نے جب ایک دوسری قوم (ہندو) کی مملکت بنانے میں مدد کی۔ تو مختلف اطراف سے یہ کہا جانے لگا۔ کہ ماسٹر تارا سنگھ نے ضرور کانگرس سے روپیہ لیا ہے۔ یا کوئی اور ذاتی فائدہ اٹھایا ہے۔ ورنہ اپنی قوم کے مفاد کو دوسری قوم کے لئے قربان کرنے کا کوئی معقول جواز نظر نہیں آتا۔ بہرحال اس نے تو ایک غیر قوم (مسلمان) کی ایک دوسری غیر قوم (ہندو) کے مقابلہ میں مخالفت کی تھی۔ مگر یہاں تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مسلمان کو حکومت مل رہی ہے۔ وہ ایک پوری مملکت کا مالک بنایا جا رہا ہے۔ لیکن اس کی برادری کے چند افراد اس مملکت۔ اس حکومت۔ اس ثروت اس اقبال اور اس دولت وعظمت کو قبول کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ صرف انکار پر ہی اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے حصول کو ناکام بنانے کے لئے دشمنوں کے ساتھ پیش پیش نظر آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا کسی خاص طمع اور لالچ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مملکت کے حصول سے انکار اور اس کو ناکام بنانے کی یہ عملی اور (active) کوششیں مجلس احرار کی گذشتہ تاریخ کا صرف ایک ہی تاریک باب نہیں۔ بلکہ ان کی گذشتہ تاریخ ہندو کانگرس کے ساتھ مکمل اتحاد اور مستعد تعاون کے ساتھ بھری پڑی ہے۔ مذہبی عقائد کی بناء پر جماعت احمدیہ کی مخالفت تو دراصل اس طبقہ کی ایک چال تھی جس سے جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کے جذبات سے فائدہ اٹھا کر یا انہیں مشتعل کر کے عام مسلمانوں کو کانگرس کے ساتھ تعاون کے لئے اکسانا مقصود تھا۔

(۲) کانگرس کا نمک حلال مولانا

مسلمانوں کو فریب میں پھنسانے کا یہ ڈھونگ خدا کا شکر ہے کہ کامیاب نہ ہو سکا۔ عوام نے اپنی بہی خواہ اور دوست نظر آنے والی اس مارِ آستین جماعت کی چالوں کو سمجھا۔ اور ان کی باتوں کو درخور اعتنا نہ سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ اور سچ بھی یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت اور اس کی خدمت کی تڑپ ان نام نہاد ملانوں کو بھلا کیسے ہو سکتی تھی جنہوں نے گاندھی کے عدم تشدد کے غیر اسلامی نظریہ کے پرچار اور اس کے سایہ میں زندگیاں گزار دیں۔ کانگرس نے اسلام دوستی کے پردے میں مجلس احرار سے اسلام دشمنی کا وہ کام لیا۔ جو رہتی دنیا تک ہم نہ بھول سکیں گے۔ حیرت ہے۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا اور حضورؐ کی آل کا ایک فرد ہونے کا مدعی (مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری) حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات کو بھلا کر اور ان سے منہ موڑ کر حضورؐ کی تعلیم کے صریح خلاف گاندھی جی اور ہندو کانگرس کے گن گاتا رہا۔ اور ان کے نظریات اور خیالات وعقائد کو ہم مسلمانوں میں پھیلانے کے لئے اس "ننگِ اسلام ملاں" نے اپنی زندگی کا سنہری زمانہ صرف کر دیا۔ یہ ہے وہ چیز جسے اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت قرار دیا جاتا ہے۔ قائداعظم نے خوب فرمایا۔ بجا اور درست فرمایا۔ کہ

"He has been loyal to his salt. had he served his God with half The zeal with which he served Congress, he would have occuhied an honourable seat in our society."

"وہ مولانا کانگرس کا بہت نمک حلال ثابت ہؤا ہے۔ اگر اس نے اپنے خدا کی اس سے آدھے جوش کے ساتھ خدمت کی ہوتی۔ جتنے جوش کے ساتھ اس نے کانگرس کی خدمت کی۔ تو ہماری (مسلمانوں کی) سوسائٹی میں وہ آج بہت معزز ہوتا۔"

(۳) پاکستان کا قیام اور ۱۹۴۸ء کی اہمیت

پس کانگرس کی خدمت کو اسلام کی خدمت قرار دینے والے یہ "مولانا" عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اسی مجلس احرار کی شریعت حادثہ کے امیر ہیں۔ جس نے کانگرس کے ایما پر مسلمانوں کو کچل کر رکھ دینے کے ہر منصوبے کی حمایت کی۔ اور اس کے ناپاک منصوبوں کو پاک ثابت کرنے کے لئے اپنی ایڑی چوٹی اور داڑھی تک کا زور لگاتی رہی۔ مگر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء زعمائے احرار کے نجس ارادوں اور مکروہ عزائم کی موت کا دن ہے۔ اس دن پاکستان کی مملکت کا قیام دیکھ کر ان کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ کیونکہ پاکستان کا قیام ان کے مقاصد کی موت کے مترادف تھا۔ پاکستان بن گیا۔ کانگرس ناکام ہوگی۔ احرار کے لئے اب کوئی کام نہیں رہ گیا تھا جس مقصد کے لئے کانگرس نے اس مجلس کو قائم کیا تھا۔ اس کی ارتھی اٹھ گئی۔ اس لئے قیام پاکستان کے بعد مجلس احرار اور امیر احرار پورے ایک سال تک خاموش رہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ ہندو کے اندازے کے مطابق پاکستان قائم تو ہو گیا تھا۔ مگر زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک ہی قائم رہ سکتا تھا۔ کانگرس کے کرتا دھرتا اس یقین میں مگن تھے۔ کہ پاکستان اپنی موت مر جائے گا۔ اس لئے اب انہیں مسلمانوں میں سے کسی ایسی جماعت کی ضرورت نہ تھی۔ جو پاکستان کو مٹانے میں ان کے کام آسکتی جب ایک کام خود بخود ہی ہو جانے کا ان کو یقین تھا۔ تو پھر بھلا کسی کا احسان لینے اور ناحق روپیہ صرف کرنے کی انہیں ضرورت ہی کیا تھی۔ یہی وجہ تھی کہ تقسیم کے معاً بعد ہندوستان کے اکابرین کی توجہ احرار کی طرف سے ہٹ گئی۔ مگر جب ۱۹۴۷ء گذر گیا۔ اور پاکستان کی تباہی کی بجائے ہندوؤں کو دور افق میں پاکستان کا درخشندہ اور سنہرا مستقبل نظر آنے لگا۔ تو انہوں نے پاکستان کو مٹانے کے لئے ایسے وسائل اختیار کرنا شروع کر دیئے۔ جنہیں اکثر مایوس دشمن اختیار کر لیتا ہے۔ سیاسی حالات کا بغور مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ ہندوستان نے پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ۱۹۴۸ء میں افغانستان کے ساتھ روپے کی جھنکار سے دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ اسی سال ہند نے پاکستان کو اپنے "اشوک چکر" میں لینے کے لئے کشمیر کی مہم کا آغاز کیا۔ اور یہی وہ سال تھا۔ جب ہندوستان کی حکومت نے سرکاری طور پر پاکستان گھیر لینے کے مکروہ اقدام کے بعد پاکستان کے اندر بھی انتشار پھیلانے۔ حکومت کے خلاف بد اعتمادی پیدا کرنے اور عوام کے اتحاد کو توڑنے کے لئے ایک بڑی خطرناک مہم کا آغاز کیا۔ اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کے ہاتھ میں خان عبد الغفار خاں اور ان کے آور دے بہترین ہتھکنڈے ثابت ہو سکتے تھے مگر ان کی بدقسمتی سے ان لوگوں کی شامتِ اعمال نے آلیا۔ اور جب "خان برادرز" کی رہائی کی تمام امیدیں عبث ثابت ہوئیں۔ تو ہندوستان کے کانگرسی مہاشوں کی نظر انتخاب دوبارہ اپنے "دیرینہ خادموں" اور خیر خواہوں پر پڑی۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر آل انڈیا مجلس احرار ہندوستان میں ہی رک گئے تھے۔ ان کا یہ "استقلال" ہندوستانی حکومت کے لئے امید افزا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں ہی ہندو کے ناپاک ارادوں کو دوبارہ کامیاب بنانے کے لئے ہماری پاکستانی مجلس احرار نے اپنی مہم کا آغاز کیا۔ اور ملک کے اندر وہی کام شروع کیا۔ جو ملک کے باہر چاروں طرف ملک کے دشمن کر رہے ہیں۔

(۴) قائداعظم کے ساتھ احرار دشمنی کا تازہ ثبوت

اس امر کا عملی ثبوت مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ۱۹۴۸ء کی وہ تقریر ہے۔ جو دہلی دروازہ کے باہر آٹھ نو ہزار کے مجمع میں ہوئی۔ یہ وہ موقع تھا۔ جب ہمارے عوام ابھی یہ نہیں بھولے تھے۔ کہ احرار پاکستان اور قائداعظم کے دیرینہ جانی دشمن ہیں۔ چنانچہ جب شاہ جی تقریر کے لئے اٹھے۔ تو اسٹیج سے کسی نے نعرہ لگایا۔ "حضرت امیر شریعت" مگر "زندہ باد" کا جواب ملنے کی بجائے مجمع کی اکثریت کی طرف سے نعرہ بلند ہؤا۔ "حضرت قائداعظم زندہ باد" ایسا دو تین مرتبہ ہؤا۔ تب شاہ جی کا ماتھا ٹھنکا۔ اور وہ خود مجمع سے مخاطب ہوئے۔ اور کہا۔ "دیکھو بھائیو! میں نعرہ لگاتا ہوں۔ تم بھی میرے ساتھ نعرہ لگاؤ۔" یہ کہہ کر شاہ جی مائیکرو فون پر بلند آواز سے للکارے۔ "نعرۂ تکبیر"۔ مگر مجمع کی طرف سے ان کے نعرے کا جواب ملنے کی بجائے پھر "قائداعظم زندہ باد" کا نعرہ بلند ہؤا۔ شاہ جی دراصل قائداعظم کے ساتھ عداوت اور نفرت کی وجہ سے قائداعظم کی زندگی جاوداں کا نعرہ لگانے سے دانستہ گریز کر رہے تھے۔ چنانچہ عوام کی سادگی سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہوں نے ایک چال چلی اور کہا۔ "آؤ بھائیو ہم سب مل کر "پاکستان زندہ باد" کا نعرہ لگائیں۔ شاہ جی کا خیال ہوگا۔ کہ پاکستان کے ساتھ پاکستانیوں کی عقیدت شاید ان کے دل سے اپنے محبوب قائد کا خیال بھلانے کا باعث بن سکے۔ مگر عوام معمار پاکستان اور اپنے محسن قائد کو کیسے بھول سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے "قائداعظم زندہ باد" کے نعرے کو اس کثرت کے ساتھ دوہرایا۔ کہ خیال ہوتا تھا۔ اب جلسہ ختم ہو جائے گا

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

قتلِ مرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکان منظر!

مندرجہ ذیل مضمون رسالہ "طلوعِ اسلام کراچی" بابت ماہ مارچ ۵۲ء سے نقل کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ رسالہ ایسے لوگوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے جو احادیث کے منکر ہیں۔ اس لئے اس مضمون میں جو استدلال محض انکارِ حدیث کی بنا پر کیا گیا ہے اس سے ہم متفق نہیں ہیں۔ ہم الفضل میں پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مودودی صاحب نے حدیث اور آثارِ صحابہ وفقہ وغیرہ سے جو استدلال کیا ہے وہ درست نہیں ہے

ادارہ

"قرآن نے انسان اور کائنات کی دیگر اشیاء میں ایک بنیادی فرق بتایا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اشیائے کائنات ایک لگے بندھے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ انہیں قطعاً اس کا اختیار نہیں کہ وہ جی چاہے تو اس قانون کے مطابق سرگرمِ عمل رہیں۔ اور جی چاہے تو کسی اور روش پر چل نکلیں۔ پانی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کبھی نشیب کی طرف جائے اور کبھی جی میں آئے تو فراز کی طرف بہنے لگ جائے۔ آگ کو اس کی اجازت نہیں کہ وہ کبھی حرارت دیتے اور کبھی ٹھنڈک پہنچانے لگ جائے۔ اگر کبھی زمین اپنے راستے سے ایک انچ بھی ادھر ادھر ہٹ جائے۔ اگر سورج اپنی رفتار میں ایک ثانیہ کی بھی تبدیلی پیدا کرلے۔ اگر ہوائیں اپنے رخ کو طرفۃ العین کے لئے خلافِ قاعدہ بدل دیں۔ غرضیکہ اس محیر العقول کارگہِ عالم کا چھوٹے سے چھوٹا پرزہ بھی اپنے نظام سے سرتابی اختیار کرلے تو یہ عظیم الشان سلسلہ کائنات درہم برہم ہو جائے۔ زندگی اور اس کی ممکنات اس بنا پر قائم ہیں کہ خارجی کائنات کی ہر شے ایک خاص قانون کے ماتحت چل رہی ہے لِلّٰہ یسجد من فی السمٰوٰت والارض ہر شے اس حکم کے سامنے سجدہ ریز ہے کل لہٗ قانتون کسی کو اس قانون سے مجالِ سرتابی اور یارائے سرکشی نہیں۔

انسانی اختیار وارادہ

جہاں تک ضابطۂ زندگی کا تعلق ہے انسان کو بھی اسی طرح قانونِ ہدایت دے دیا گیا ہے جس طرح دیگر اشیاءِ کائنات کو۔ لیکن (اور یہ لیکن بہت اہم ہے) انسان کو اس کے ساتھ ہی یہ اختیار بھی دیا گیا کہ وہ چاہے تو اس ضابطہ کے مطابق زندگی بسر کرے اور چاہے اسے چھوڑ کر کوئی اور راہ اختیار کرلے "آدم" کو اس "دنیا" میں بھیجنے کے ساتھ ہی کہہ دیا گیا ہے کہ

فاما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (۲/۳۸)

جب میری طرف سے تمہارے پاس ضابطۂ ہدایت آئے تو جو اس قانونِ ہدایت کی اتباع کرے گا اسے نہ خوف ہوگا نہ حزن۔

ان کے برعکس

والذین کفروا وکذبوا بایٰتنا اولٰئک اصحٰب النار ھم فیھا خالدون (۲/۳۹)

اور جو لوگ اس ضابطۂ ہدایت سے انکار کریں گے ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا جس میں وہ رہیں گے۔

یہ دونوں راہیں بالکل واضح ہیں اس کے بعد انسان پر کوئی جبر نہیں کہ وہ کونسی راہ اختیار کرے وھدینٰہ النجدین (۹۰/۱۰) "ہم نے اسے دونوں راستے دکھا دیئے ہیں" اسے گوشِ ہوش اور دیدۂ اعتبار عطا کردیئے ہیں (فجعلنٰہ سمیعًا بصیرا ۷۶/۲) اسے راستہ دکھا دیا ہے (انا ھدینٰہ السبیل ۷۶/۳)

اس کے بعد

اما شاکرا واما کفورا (۷۶/۳)

وہ چاہے تو اسے اختیار کرے چاہے اس سے انکار کردے۔

اس باب میں اس پر کوئی زبردستی نہیں جبر نہیں استبداد نہیں ضابطۂ خداوندی کے مطابق راہ اختیار کرنے کا نام قرآن کی اصطلاح میں ایمان ہے اور اس کے خلاف روشِ زندگی کا نام کفر ہے۔ ایمان کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ضابطۂ ایمان کے اپنے تقاضے ہیں۔ جو اس راہ کو اختیار کرے گا اس کے لئے ان ضوابط کی پابندی لازمی ہوگی۔ لیکن اس باب میں کوئی

ایمان اور کفر کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں

زبردستی نہیں کہ انسان ضابطۂ ایمان کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتا ہے یا ضابطۂ کفر کے مطابق بالفاظِ دیگر انسان کو یہ پورا پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ ایمان اختیار کرے یا کفر۔ یعنی ایمان اور کفر کے معاملے میں انسان پر کوئی زبردستی نہیں کی جاسکتی۔ یہ قرآن کا صاف واضح اور غیر مبہم فیصلہ ہے۔ وہ کہتا ہے:۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (۱۸/۲۹)

ان سے کہہ دو کہ تمہارے رب کی طرف سے حق (تمہارے سامنے) آگیا۔ اب جس کا جی چاہے ایمان لائے۔ جس کا جی چاہے کفر اختیار کرے۔

"فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر" ضابطۂ قرآنی کا عمودی فیصلہ ہے جس کی بنیادوں پر اس کی تعلیم کی تمام عمارت اٹھتی ہے۔ جو ایمان کی راہ اختیار کرے گا۔ وہ اس نظامِ خداوندی کے ثمرات وبرکات سے فیض یاب ہوگا۔ جو اس کے خلاف روش پر چلے گا۔ وہ اس کے عواقب وآلام سے دوچار ہوگا فمن اھتدیٰ فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا (۳۹/۴۱) "جو راہ ہدایت پر چلے گا تو اس کا فائدہ خود اس کو پہنچے گا اور جو گمراہ ہوگا تو اس گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔" وہ کہتا ہے کہ اگر انسانوں کو زبردستی ایک خاص راہ (ضابطۂ ہدایت) پر چلانا مقصود ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی دیگر اشیائے کائنات کی طرح اختیار وارادہ سے معطل کر دے۔ اس قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دینا خدا کے لئے یہ کیا مشکل تھا لیکن خدا کی مشیت نے ایسا نہیں کیا۔ اس کا پروگرام ہی یہ تھا کہ انسان کو اختیار وارادہ دے دیا جائے۔ اختیار وارادہ دے کر اسے پھر زبردستی ایک خاص روش کا پابند بنانا مشیتِ خداوندی کے خلاف ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہؐ سے کہہ دیا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تمام لوگ زبردستی مسلمان بنا دیئے جائیں تو یہ چیز مشیتِ خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر اسے یہی مطلوب ہوتا کہ انسان زبردستی مومن بنا دیئے جائیں تو وہ انہیں اختیار وارادہ عطا ہی نہ کرتا۔

ولو شاء ربک لاٰمن من فی الارض کلھم جمیعًا افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مومنین (۱۰/۹۹)

اگر تیرے رب کی مشیت میں ہوتا تو روئے زمین کے تمام باشندے ایمان لے آتے۔ (لیکن اللہ نے انہیں مجبور نہیں پیدا کیا) اس لئے کیا تو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ ضرور ایمان لے آئیں۔

کفر اور ایمان کے معاملے میں قطعاً زبردستی نہیں کی جاسکتی۔ اس میں جبر واستبداد کو کوئی دخل نہیں۔ اللہ نے انسان کو آنکھیں عطا کر دیں اور باہر سورج کی روشنی عام پھیلا دی۔ اب جس کا جی چاہے آنکھیں کھلی رکھ کر دیکھ بھال کر چلے اور جس کا جی چاہے آنکھیں بند کر کے کنوئیں میں گر جائے۔

قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ (۶/۱۰۵)

(ان سے کہہ دو کہ) تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آچکی ہیں سو جو کوئی اس روشنی میں اپنی آنکھوں سے کام لیتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا اور جو آنکھیں بند کر کے چلے گا تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا۔ میں تم پر نگہبان نہیں مقرر کیا گیا (کہ تمہیں زبردستی ایک خاص راہ پر چلاتا رہوں)

اس سے ذرا آگے چل کر فرمایا:۔

ولو شاء اللّٰہ ما اشرکوا وما جعلنٰک علیھم حفیظًا وما انت علیھم بوکیل (۶/۱۰۸)

اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ شرک نہ کرتے اور ہم نے تجھے ان پر نگہبان مقرر نہیں کیا اور نہ تو ان کا وکیل ہے۔

سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی (جن کا تفصیلی ذکر آگے چل کر آتا ہے) اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں:۔

"مطلب یہ ہے کہ تمہیں داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے کوتوال نہیں بنایا گیا۔ تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے اس روشنی کو پیش کر دو اور اظہارِ حق کا حق ادا کرنے میں اپنی حد تک کوئی کسر نہ اٹھا رکھو۔ اب اگر کوئی اس حق کو قبول نہیں کرتا تو نہ کرے تم کو نہ اس پر مامور کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو حق پرست بنا کر ہی رہو اور نہ تمہاری ذمہ داری اور جوابدہی میں یہ بات شامل ہے کہ تمہارے حلقۂ نبوت میں کوئی شخص باطل پر نہ رہ جائے ..... اگر فی الواقعہ حکمتِ الٰہی کا تقاضا یہی ہوتا کہ دنیا میں کوئی شخص باطل پرست نہ رہنے دیا جائے تو اللہ کو یہ کام تم سے لینے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا اس کا ایک ہی تکوینی اشارہ تمام انسانوں کو حق پرست نہیں بنا سکتا تھا؟[1]" (ص ۵۶۷)

حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں قرآن نے ایک ایسی نہجِ زندگی پیش کی ہے جو انسانیت کی تاریخ میں سنگِ میل (LAND MARK) کا حکم رکھتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب ذہنِ انسانی عہدِ طفولیت میں تھا تو اس وقت ایسے مواقع بھی آجاتے تھے جب اسے ورطۂ حیرت

حتیٰ کہ معجزات بھی نہیں

میں ڈال کر سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کی جاتی تھی یعنی خوارقِ عادت (یا معجزات) کی رو سے ذہن پر اثر ڈال کر بات منوانے کی کوشش۔ لیکن اس نے کہا کہ اب انسان اپنے عہدِ شعور میں آپہنچا ہے اس لئے اب معجزات کے ذریعے اس سے بات نہیں منوائی جائے گی اب ہر بات دلیل وبرہان اور بصیرت وفراست کی رو سے تسلیم کرائی جائے گی۔ چنانچہ نبی اکرم سے ارشاد ہے کہ

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ان نشأ ننزل علیھم من السماء اٰیۃ فظلت اعناقھم لھا خاضعین (۲۶/۳-۴)

تو تو شاید اپنے آپ کو ہلاک کرے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے (اگر ہم چاہتے کہ یہ زبردستی ایمان لے آئیں تو ہمارے لئے یہ کونسا مشکل کام تھا کہ) ہم آسمان سے ایک نشان نازل کر دیتے تو اس کے سامنے ان سب کی گردنیں جھک جاتیں۔

لیکن یہ ذہنی اکراہ ہو جاتا۔ اس لئے قرآن نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ نبی اکرمؐ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا اب معجزات کا دور ختم ہو گیا۔ اب ہر دعوے کا ثبوت دلائل وبراہین سے پیش کیا جائیگا۔ اب دعوت الی اللہ علیٰ وجہ البصیرت ہوگی۔

قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللّٰہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی ..... (۱۲/۱۰۸) (ان سے کہہ دو یہ میرا راستہ ہے میں اور میرے متبعین علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ہماری دعوت

---

[1] ان تصریحات کو ذرا غور سے دیکھ لیجئے کیونکہ آگے چل کر یہی چیز بحث کا محور بنے گی۔

مبلغ انڈونیشیا کے اعزاز میں الوداعی پارٹی

مورخہ ۴ مارچ کو جامعہ احمدیہ کی طرف سے مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انڈونیشیا کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں طلباء و اساتذۂ جامعہ کے علاوہ ربوہ کے متعدد احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ ماحضر تناول کرنے کے بعد سید عبد الحی صاحب کاشمیری نے مکرم حافظ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ حافظ صاحب ہالینڈ میں پانچ سال کی مسلسل جدوجہد اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سر انجام دینے کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے دوبارہ خدمت دین کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اور آپ سمعہ اہلی و عیال اسلام کا پرچم بلند کرنے کے لئے انڈونیشیا کے ملک میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ گویا آپ پہلے انڈونیشیا کی ایک حاکم قوم (ڈچ) کو پیغام حق سنانے کے بعد اب اُس ملک میں تشریف لے جا رہے ہیں جو عرصہ دراز تک ان کے ماتحت رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید واثق ہے۔ کہ آپ کی یہ دینی مساعی وہاں بہت بابرکت اور موثر ثابت ہونگی۔ اور انڈونیشیا کے لوگ آپ کی اس خصوصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ کہ آپ نے اُن کی حاکم قوم کو بھی سالہا سال تک اسلام کا پیغام دیا ہے۔

حافظ صاحب نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا۔ جن الفاظ سے آپ حضرات نے مجھے نوازا ہے۔ میں اپنی ذات کو اُن کا مستحق نہیں پاتا۔ بلکہ اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو دیکھ کر مجھے یہ احساس ہوتا ہے۔ کہ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ کہ اُس نے مجھے خدمت دین کا موقعہ میسر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ آپ حضرات نے اس تقریب کو پیدا کر کے جس محبت اور خلوص کا ثبوت دیا ہے۔ میرے دل پر عرصہ دراز تک اس کے گہرے نقوش موجود رہیں گے۔ آپ سے دور اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر یہ تقریب اکثر مجھے آپ کی یاد دلاتی رہے گی۔ آپ نے طلباء جامعہ سے فرمایا۔ آپ کا جامعہ کی مقدس درسگاہ میں تعلیم کیلئے داخل ہونا درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت اور سراسر اُس کا فضل و احسان ہے۔ اس لئے آپ ابھی سے اپنے ارادوں کو مضبوط کریں۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے پختہ عزم کر لیں۔ نہایت ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے مواقع عطا فرماتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ آپ حضرات میری غیر حاضری میں جب کہ میں حضور کے ارشاد کے تحت تبلیغ احمدیت کے لئے انڈونیشیا جا رہا ہوں۔ میرے لئے دعائیں فرماتے رہا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ مجھے خدمت اسلام کے سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ حضرات کی مخلصانہ دعائیں ہمارے لئے پریشانیوں میں نہایت سکون اور مشکلات میں بہت بڑے سہارے کا باعث بنتی ہیں۔

آپ کے بعد مکرم **ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ** نے فرمایا۔ یہ تقریب دراصل مکرم رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ مشرق اردن اور شام و فلسطین اور مکرم و محترم حافظ صاحب موصوف کے اعزاز میں پیدا کی گئی تھی۔ لیکن مکرم رشید احمد صاحب چغتائی کو بعض مصروفیات کی وجہ سے ربوہ سے باہر جانا پڑا۔ اس لئے وہ مجبوراً تشریف نہ لا سکے۔ آپ نے مکرم چغتائی صاحب کی اُن مساعی جمیلہ کا بھی مختصراً ذکر فرمایا جو انہوں نے غیر معمولی حالات میں عرب ممالک کے قیام کے دوران میں سر انجام دی ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ ہم جلد ہی کسی موقعہ پر پھر اُن سے خطاب کے لئے عرض کر سکیں گے۔

آپ کے بعد صدر جلسہ مکرم الحاج صاحبزادہ میاں عبد المنان صاحب عمر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے تقریر کرتے ہوئے حافظ صاحب کی مختلف خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

حافظ صاحب مغرب میں پانچ سال فریضۂ تبلیغ بجا لانے کے بعد اب مشرق کی طرف روانہ ہو رہے ہیں جہاں آپ کو پہلے سے زیادہ ہمت اور عزم کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے اب وہ پہلے سے زیادہ آپ کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ دعاؤں میں اُن کو یاد رکھیں۔ اور اگر اُن کی طرف سے کبھی اس سلسلہ میں امداد کی تحریک ہو۔ تو ہمیں اس وقت اُن کی مدد کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے طلباء کو نصیحت فرمائی۔ کہ اپنے اندر ایسی صلاحیتیں اور قابلیتیں پیدا کریں۔ جن سے آپ زیادہ سے زیادہ اور احسن طور پر خدمت سر انجام دے سکیں۔ ازاں بعد یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اشاعت)

احمد نگر میں جلسہ

احمد نگر میں مورخہ ۶ مارچ کو قتل لیکھرام کے سلسلہ میں زیر صدارت منشی عبد الخالق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ احمد نگر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد محمود صاحب مختار متعلم جامعہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکھرام سے متعلق نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مکرم ظہور حسین صاحب فاضل سابق مبلغ بخارا و روس حال لیکچرار جامعہ احمدیہ۔ قریشی محمد نذیر صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر متعلم جامعہ نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں

(... سیکرٹری اشاعت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فرمان

چند روز ہوئے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کی خواہش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دسویں جماعت کے ان طلباء سے ربوہ میں خطاب فرمایا تھا جنہیں عنقریب سالانہ امتحان سے فارغ ہونے کے بعد اپنے سکول سے علیحدہ ہونا ہے۔ اور اس کے بعد وہ اپنے مستقبل کے لئے زندگی کے کسی ایک شعبہ کو منتخب کریں گے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احمدی نوجوانوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کرتے ہوئے تلقین فرمائی۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں اور جو طلباء دنیوی لائنوں میں جائیں۔ وہ جماعت کی موجودہ ضروریات کے مطابق تعلیم حاصل کریں۔ تاکہ وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔

ممکن ہے بعض طلباء کے دل میں یہ خیال آتا ہو کہ وہ زندگی وقف کرنے کے بغیر بھی تو دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ وہ سوچتے ہونگے کہ وہ ایک ڈاکٹر یا انجنیئر یا ایک اچھا سائنسدان ہوتے ہوئے بھی تو دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ بیشک ایک حد تک یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی تقریر کے دوران میں اس طرف اشارہ فرمایا تھا۔ دیکھنے والی بات یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں جماعت کو کس قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ بیشک اگر جماعت کو اپنے مخصوص مفاد کے ماتحت ڈاکٹروں یا انجنیئروں کی ضرورت ہو۔ تو کسی احمدی نوجوان کے لئے ان علوم کا سیکھنا اس کے لئے عین موجب ثواب ہوگا۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا امام وقت کا کام ہے۔ کہ آج دنیا سے کفر و بدعت، دہریت و نابود کرنے اور لوگوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم کرنے اور اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کے لئے کس قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ ملا ہے۔ جو حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ تا سعید روحوں کے لئے برکت حاصل کرنے کا موجب ہو۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"میری امیدیں ان غریبوں پر بہت ہیں۔ جو نہ بی۔ اے بننا چاہتے ہیں نہ ایم۔ اے بلکہ بقدر کفایت معاش دنیا اختیار کرتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ہر دم یہ خلش ہے۔ کہ کس طرح ہم نیک انسان بن جائیں۔ اور خدا ہم سے راضی ہو۔ سو وہ ہدایت پانے سے بہت قریب ہیں۔ کیونکہ ان کے خیالات میں تفرقہ نہیں۔"

(الحکم ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء) خلیل احمد ربوہ

اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نشان کی یاد میں جلسہ

ربوہ ۶ مارچ۔ چھ مارچ کا دن تاریخ سلسلہ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی جو آپ نے ہندو مذہب کے لیڈر لیکھرام کے متعلق فرمائی۔ نہایت وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اور اس طرح اسلام کی صداقت دنیا پر ثابت ہوگئی۔ اس پیشگوئی کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے لوکل انجمن ربوہ کے زیر اہتمام محلہ ج کی مسجد میں بعد نماز عشاء ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ربوہ کے جملہ محلہ جات کے احباب نے شرکت کی۔ صدارت مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے کی۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر مقامی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پیشگوئی مصلح موعود اور اس پیشگوئی میں ایک خاص جوڑ ہے۔ اور یہ پیشگوئیاں ایک ہی وقت کی ہیں۔ گو پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی تفصیلاً بعد میں شائع کی گئی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصلح موعود کے متعلق بشارت دی۔ کہ اس کے ذریعہ آپ کی نسل قائم کی جائے گی۔ اور حق ترقی کرے گا۔ اور اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا۔ وہاں یہ بھی بتایا۔ کہ آپ کے دشمن اور اسلام کے دشمن تباہ ہوں گے۔ اور وہ ابتر ہونے کی حالت میں مریں گے۔ چنانچہ آپ نے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جس میں مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی درج کی ہے اس میں یہ بھی درج فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بعض دشمنوں کی موت کے متعلق بھی اطلاع دی۔ اگر وہ چاہیں تو ان کے متعلق پیشگوئی شائع کر دی جائے۔ چنانچہ اس کے بعد پنڈت لیکھرام نے بڑی دیدہ دلیری سے لکھا۔ کہ میری طرف سے اجازت ہے۔ بے شک میرے متعلق پیشگوئی شائع کر دیں۔ اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا جواب نہایت تمسخر آمیز لہجہ میں دیا جس کے بعض حصے مکرم شمس صاحب نے کلیات آریہ مسافر سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں آپ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بیان کی اور بتایا کہ کس طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اور اس کے مقابل پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کس طرح جھوٹی نکلی۔ چونکہ تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ اس لئے سب حاضرین نے خوب دلجمعی سے ساری تقریر سنی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ تقریر کے ختم ہونے پر مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مختصر سی صدارتی تقریر کی۔ اور جلسہ ۹½ بجے شب ختم ہوا۔

(ابوالمنیر نورالحق قائم مقام جنرل سیکرٹری ربوہ)

کلرک۔ انسپکٹر

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزی کو ایک کلرک اور ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ ہر دو کے لئے کم از کم میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہونا ضروری ہے۔ ہر دو کی تنخواہ ۵۰۔۳۔۰۰ ہو گی۔ دس روپے الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ مرکز میں کام کرنے والے خواہشمند۔ درخواست مجلس مرکزی میں ۲۰ مارچ تک بہ تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت مقامی پیش کریں۔

انسپکٹر کا کام اکثر باہر مجالس کے دورے کرنا ہوگا۔ چندہ جات کی فراہمی اور مجالس کی بیداری کے کام کو کما حقہ جانتے ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

مکرم مولوی غلام احمد خان صاحب ظہور انسپکٹر بیت المال کو جماعتہائے احمدیہ سندھ میں بقایاجات کی پڑتال حسابات اور تشخیص بجٹ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ لہذا جملہ جماعتہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان صاحب مال خصوصاً اور احباب جماعت عموماً ان سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کو بوجہ گر پڑنے کے چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

۲۔ خاکسار کا ایک عزیز دوست مسمی عبدالرحمٰن صاحب شمیم بوجہ پھیپھڑوں میں پانی پڑنے کے سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت فرمائی جائے (۳) نیز مرزا عبدالغنی صاحب بھارت نگر لاہور کی اہلیہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ (۴) نیز بندہ کی نظر بھی آگے سے بہت زیادہ گر گئی ہے۔ نظر کی زیادتی کے لئے اور بندہ کی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے کلی شفایابی کے لئے بھی عاجزانہ درخواست دعا ہے

(قریشی عبدالقادر اعوان درویش ۹ قادیان)

میری ہمشیرہ ایک لمبے عرصے سے دماغی عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے (سعید احمد فاروقی)

میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (شیخ رحمت اللہ لاہور)

ایرانی تیل کے تنازعہ کے متعلق عالمی بنک کی کوششیں ابھی تک بار آور نہیں ہوئیں

لنڈن ۱۳ مارچ - یہاں کے ذمہ دار مبصرین نے تہران میں عالمی بنک کے ساتھ بات چیت کی خوش آئند اطلاعات کو در خور اعتنا نہیں سمجھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایرانی تیل کمیشن اور عالمی بنک کی ٹیم کے درمیان طویل ملاقاتوں میں اس قسم کا سمجھوتہ نہیں ہوا جس کا دعویٰ ایرانی اخبارات نے کیا ہے۔ لیکن بعض اہم مسائل پر جو تعطل پیدا ہو گیا تھا وہ غالباً ٹل گیا ہے مگر ابھی تک اس بنیادی نقطہ کے متعلق کسی سمجھوتے کی توقع پیدا نہیں ہوئی۔ جو ایک عالمی ادارے کی حیثیت سے اب تک ایرانی تیل کی صنعت پر پورا اختیار حاصل کرنے کے سلسلے میں ضروری تصور کرتا ہے۔

اگر آئندہ چند دنوں کے اندر کسی ٹھوس مصالحت کی توقع نہ ہوئی تو بنک کا یہ مشن یہ غور کرنے پر مجبور ہو جائیگا کہ آیا اُنہیں مذاکرات جاری رکھنے چاہئیں یا نہیں۔ تہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ نے ڈاکٹر مصدق کو انتباہ کیا ہے کہ اگر مذاکرات منقطع ہو گئے تو یہ سمجھا جائیگا کہ صنعت کو قومی بنانے کے بعد سے ان کی تیل کی پالیسی ناکام ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ نے ڈاکٹر مصدق کو کہا ہے کہ اگر وہ تیل کا مسئلہ سلجھا نہیں سکتے تو کسی اور ایرانی سیاسی راہنما کو اسے حل کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ (اسٹار)

پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن لنڈن کا سالانہ اجتماع

لنڈن ۱۳ مارچ - پاکستان سٹوڈنٹس فیڈریشن کی پہلی سالانہ تقریب لنڈن یونیورسٹی کی یونین اسمبلی ہال میں منائی گئی۔ ۲۰ ممالک کے چار سو سے زیادہ افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اکثر نمائندے اپنے قومی لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ انڈونیشیا، ایران، سیلون، چین، برازیل، اور نائیجیریا کے طالبعلموں کے علاوہ برطانیہ کے متعدد اداروں کے نمائندے بھی مدعو تھے (اسٹار)

لبنان چیمبر اور عرب ممالک

بیروت ۱۳ مارچ - لبنان اور سعودی عرب کے درمیان اقتصادی سمجھوتہ کرنے کیلئے موجودہ بات چیت کے پیش نظر بیروت کے چیمبر آف کامرس کی طرف سے تجویز پیش کی گئی ہے کہ دیگر عرب ممالک کے ساتھ بھی اس قسم کے مذاکرات کئے جائیں۔

چیمبر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ سعودی عرب کے ساتھ معاہدے میں یہ شرط بھی رکھی جائے کہ دونوں ممالک کے درمیان زراعتی اور صنعتی پیداوار کی آمد و رفت پر کوئی محصول نہ لگایا جائے۔ (اسٹار)

طیاروں کی امداد کے لئے شاہین

لنڈن ۱۳ مارچ - فرانس کے جنوب میں حالیہ ہوائی حادثہ میں ۳۸ افراد کی جانیں ضائع ہو گئی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایئر فرانس کا چار انجنوں والا طیارہ سمندری پرندوں کے ایک گروہ کے ساتھ ٹکرا گیا تھا۔

اس حادثہ کے بعد اس تحقیق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جو اس قسم کے خطرات کو دور کرنے کے طریقے معلوم کرنے کے لئے کی جا رہی تھی۔ مختلف طریقے آزما کر دیکھے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ جہاز کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پٹاخے لگا دیئے گئے تھے جو تھوڑے تھوڑے وقفہ پر خود بخود پھٹتے رہتے تھے۔ مگر پرندے جلد ہی ان کے دھماکوں سے مانوس ہو گئے اور ان کے پھٹنے سے بالکل متاثر نہ ہوئے۔

اب تک جو بہترین طریقہ طیاروں کے قریب سے پرندوں کو بھگانے میں کامیاب رہا ہے وہ بازوں کا استعمال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاہین پالنے کا رواج جدید دنیا میں بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ میں سپین کے وزیر خارجہ کا دورہ

بیروت ۱۳ مارچ - بیروت میں مقیم سپین کے سفیر اور لبنان کے وزیر اعظم سمیع بے الصالح کے درمیان مشرق وسطیٰ میں ہسپانوی وزیر خارجہ کے دورے کے متعلق بات چیت ہوئی ہے۔ ہسپانوی سفیر نے وزیر اعظم کو بتایا۔ کہ ان کے وزیر خارجہ اپنے دورے کے سلسلے میں اپریل میں لبنان پہنچیں گے۔ دو ہفتے قبل ہسپانوی حکومت کی طرف سے متعدد اشتراکیوں کو سزائیں دینے کے خلاف احتجاج کے طور پر ہسپانوی سفارت خانے پر مظاہرین نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی تبادلۂ خیالات ہوا (اسٹار)

تونسہ برج

معلوم ہوا ہے۔ کہ جیکب آباد سے کشمور تک اس وقت ریلوے کی جو چھوٹی لائن ہے۔ اس کو بڑی لائن میں تبدیل کرنے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اور کشمور سے ڈیرہ غازیخان تک نئی ریلوے لائن تعمیر کرنے اور محمود کوٹ سے اس ریلوے لائن کو ملانے کے لئے تونسہ کے قریب دریائے سندھ پر پل بنانے کا کام آئندہ دو سالوں میں پورا ہو جائیگا۔

احرار کی پاکستان دشمنی (بقیہ صفحہ ۴)

اسی اثناء میں "سرخ رضاکار" تمام جلسے میں اِدھر اُدھر دوڑ بھاگ کر مجمع کو قابو کرنے کی کوششوں میں مصروف نظر آتے تھے۔ مگر ان کی تمام کوششیں ناکام ہوتی دیکھ کر شاہ جی نے اور ایک اور پتہ پھینکا اور کہا۔ "میں کہوں گا قائد اعظم اور آپ کہئے زندہ باد" مگر لوگ کب ماننے والے تھے انہوں نے شور مچایا۔ کہ ہم کہیں گے "قائد اعظم" اور آپ کہیئے "زندہ باد" اب شاہ جی کے لئے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ الّا یہ کہ وہ عوام کی خواہش کے سامنے ہتھیار پھینک دیتے۔ عوام نے ان کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ چنانچہ بادلِ ناخواستہ شاہ جی نے فی الحال سر تسلیم خم کر لیا۔ اب مجمع "قائد اعظم پکارتا" اور شاہ جی مائیکروفون پر للکارتے۔ "زندہ باد" اور ایسا کافی عرصہ تک ہوتا رہا۔ آخرکار لوگوں نے حضرت قائد اعظم کے متعلق تحسین و آفرین کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بلند آواز سے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ واہ قائد اعظم آفرین ہے آپ پر کہ آج آپ کا دشمن بھی آپ کو "زندہ باد" کہنے پر مجبور ہو گیا"۔ یا یہ کہ "آج آپ نے اپنے دشمن سے بھی "زندہ باد" کہلوا لیا۔" اور بات بھی سچی تھی۔ تاریخ عالم میں شاید یہ پہلا ہی موقع تھا۔ کہ کسی نے سرِ منبر اپنے دشمن کو بادلِ ناخواستہ "زندہ باد" کہا ہو۔

(۵) پاکستان کو کمزور کرنے کی نئی چال

بہرحال پاکستان کے قیام کے ایک سال بعد لاہور کے ایک مجمع عام میں شاہ جی کے دل کی گہرائیوں کے جذبات عیاں ہوئے۔ اور عوام نے پھر دیکھا۔ کہ پاکستان کے قیام کے بعد بھی ان لوگوں کے دل میں بانیٔ پاکستان کے خلاف نفرت و حقارت کا وہی جذبہ جو قیام پاکستان سے پہلے تھا۔ آج بھی موجود ہے۔ اور بھلا کس طرح ممکن تھا۔ کہ وہ لوگ جو قائد اعظم کے ساتھ دشمنی میں اس حد تک ترقی کر گئے تھے، کہ انہوں نے آپ کی شادی اور آپ کے مسلمان ہونے کے متعلق طرح طرح کے شبہات مسلمانوں کے دل میں پیدا کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔ آج پاکستان بن جانے کے بعد اپنے ان مکروہ خیالات سے منحرف ہو جاتے۔ چنانچہ ہندوؤں کے ایماء پر قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ء میں جبکہ ہندوستان پاکستان کے اندر اور باہر دشمنوں کو ہمارے ملک کے خلاف اکسانے میں مصروف تھا۔ ہمارے ان دیرینہ دشمنوں نے پھر ابھرنے کی کوشش کی۔ مگر اب کے جو طریق انہوں نے اختیار کیا۔ وہ زیادہ خطرناک تھا۔ کیونکہ حکومت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے شاہ جی نے بظاہر مجلس احرار کی سیاسی سرگرمیوں کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔ اسی طرح انہوں نے فوج کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے اپنے رضاکاروں کو حکم دے دیا ہے۔ کہ وہ فوج میں بھرتی ہو کر کلیدی عہدوں (Key posts) پر قابض ہو جائیں۔ سرخ وردیاں اتار دیں۔ اور قومی رضاکاروں کی جماعت میں داخل ہو کر اس پر چھا جائیں۔ انہوں نے سیاسی میدان میں مسلم لیگ کے ساتھ مکمل تعاون کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ کہ "قادیانیوں کے خلاف ہماری مہم بدستور جاری رہے گی۔" حقیقت یہ ہے۔ کہ دشمن ہمارے گھر میں چور دروازے سے داخل ہو کر ہماری تخریب کا منصوبہ تیار کر رہا تھا۔ ورنہ ایک دیرینہ دشمن کے خیالات میں دفعتاً یہ ظاہری تبدیلی بغیر کسی گہرے مقصد کے نہیں ہو سکتی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ دشمن کی اس چال کو ہماری حکومت نہ بھانپ سکی۔ اور عوام بے چاروں کا تو ذکر ہی کیا ہے

لبنان پانچ کروڑ ڈالر قرضہ لے گا

دمشق ۱۳ مارچ - چار نکاتی پروگرام کے ڈائرکٹر مسٹر ایڈوین بیروت سے امریکہ جانے والے ہیں۔ آپ اپنے ساتھ پانچ کروڑ ڈالر کے قرضے کے لئے لبنان کی ایک درخواست ساتھ لے جائیں گے۔ جو امدادی پروگرام کے تحت لبنان نے طلب کیا ہے۔ اس قرضے میں سے دو کروڑ ڈالر زراعت کی ترقی کے لئے۔ ۵۰ لاکھ ڈالر لبنانی فوج کے لئے اور اس کے علاوہ ٹریپولی کی بندرگاہ کی ترقی اور براڈکاسٹنگ سروس کو بہتر بنانے پر خرچ کئے جائیں گے۔ اگر امریکی کانگرس نے یہ درخواست مسترد کر دی۔ تو لبنان سعودی عرب سے دو کروڑ ڈالر قرض لینے کی کوشش کرے گا۔ اس سلسلے میں بات چیت ہو چکی ہے۔ (اسٹار)